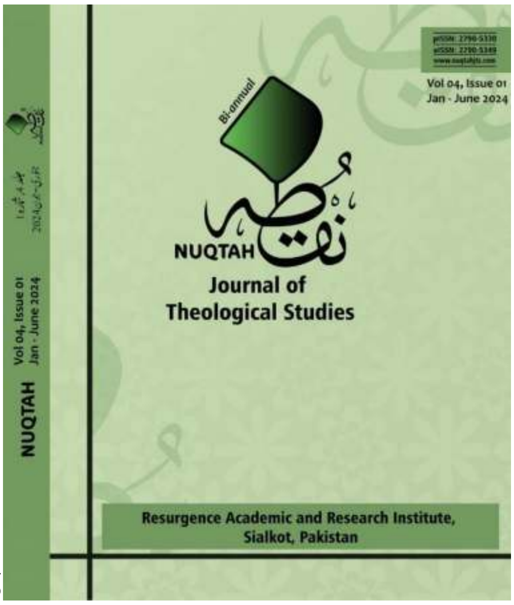

5

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed

(Bi-Annual)

Languages: Urdu, Arabic and English

pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349

https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:

Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.

Email: editor@nuqtahjts.com

اسلام میں پناہ گزینی کا مفہوم و اسباب اور اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کی ذمہ داریوں اور مشکلات کا عالمی منظر نامہ

The Concept and Causes of Refugeedom in Islam and the Global Landscape of Responsibilities and Challenges Faced by the United Nations High Commissioner for Refugees (UNHCR)

Mufti Shahid Nawaz Shazli

PhD Scholar, Department of Islamic Studies,

Imperial College of Business Studies, Lahore

Email ID: muftishahidnawaz@gmail.com

Published online: 30 December 2024

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:

https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

اسلام میں پناہ گزینی کا مفہوم واسباب اور اقوام متحدہ کے ہائی کمشنز برائے مہاجرین کی ذمہ داریوں اور مشکلات کا عالمی منظر نامہ

The Concept and Causes of Refugeedom in Islam and the Global Landscape of Responsibilities and Challenges Faced by the United Nations High Commissioner for Refugees (UNHCR)

<u>ABSTRACT</u>

This research paper presents a comprehensive study of the concept of refugeedom in Islam, its historical and religious causes, and the rights and responsibilities of refugees in the light of the Quran and Hadith. It also provides a detailed analysis of the international duties of the United Nations High Commissioner for Refugees (UNHCR), their practical challenges, and their role in the current global scenario. The study highlights the ethical system of Islam based on human dignity, equality, and piety, and its connection with the global refugee issue. Islamic teachings, especially the guidance of the Prophet ﷺ and relevant Quranic verses, emphasize the protection, support, and importance of international cooperation for refugees, aiming to clarify the true meanings of refugees' issues and make effective solutions possible.

Keywords: Refugees, UNHCR, Human Rights, Global Challenges, International Cooperation

اسلام تہذیب وثقافت اور معاشرتی اوصاف کا حامل ایسا دین ہے جس میں رنگ و نسل، شکل وصورت، رسم ورواج اور زبان ومکان جیسے خدوخال کو ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ فَضْلٌ، وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَبْيَضٍ وَلَا لِأَبْيَضَ عَلَى أَسْوَدَ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوَى[1]“۔

ترجمہ: ”کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کسی سیاہ کو سفید اور کسی سفید کو سیاہ پر کوئی فضیلت نہیں ہے سوائے تقویٰ اور پرہیز گاری کے“۔

پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ اپنی کتاب ضیاء النبی میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان عالیشان کے تناظر میں بیان فرماتے ہیں:

”احترامِ انسانیت میں رنگ و نسل کی تمیز کو اہمیت نہیں دی جاتی بلکہ اسلام نے تمام انسانوں کو خواہ وہ کسی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں مساوی درجہ دیا ہے صرف تقویٰ اور پارسائی کی بنیاد پر کسی کا درجہ دوسروں سے بلند و برتر ہو سکتا ہے“[2]۔

اللہ عزوجل کا فرمان ”يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ“[3]۔

ترجمہ: ”اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے اس لئے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو ورنہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت وہی ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہو بلاشبہ اللہ سب کچھ جاننے والا باخبر ہے“۔

یہی وہ شعور تھا جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے بدر میں قتل ہونے والے کفار کے اجسام کا مثلہ کرنے سے منع کیا اور ان کے جسموں کو میدان بدر کے پہلو میں جمع کر کے اوپر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں جب مملکت اسلامیہ نے جغرافیائی وسعت پائی تو مختلف قبائل و ادیان کے افراد کے ساتھ معاہدات کی ضرورت پیش آئی۔ جب مختلف ادیان سے وابستہ لوگ مملکتِ اسلامیہ کی سرحدوں میں داخل ہوئے تو اس وقت جو انکو مسائل پیش آئے ان میں سے ایک مسئلہ پناہ گزینی کا تھا۔ جب پناہ گزینی کا مسئلہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو اللہ عزوجل نے پناہ گزینوں کے بارے میں قرآنِ مقدس میں ارشاد فرمایا: ”وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ“[4]۔

ترجمہ: ”اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا درخواستگار ہو تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ کلام خدا سننے لگے پھر اس کو امن کی جگہ واپس پہنچا دو کیونکہ یہ بے خبر لوگ ہیں“۔

اللہ عزوجل نے نبی ﷺ کو حکم کیا جن کافروں سے آپ کو جہاد کا حکم دیا ان میں اگر کوئی آپ سے امن طلب کرے تو آپ اسکو پناہ دے دیں۔ قریب ہے وہ قرآن مقدس کی تعلیم اور آپ کے اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام کو قبول کرلیں۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے پناہ گزینوں کے مسئلہ کو بیان کیا وہاں پناہ گزینی کی شرائط بھی ذکر کیں:

”یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ“[5]۔

ترجمہ۔”اے نبی ﷺ جب آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں جو آپ ﷺ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گی اور نہ چوری کرینگی اور نہ زنا کرینگی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان کی اولاد لے کر آئینگی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے تراشیں اور یہ کہ کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ تو انہیں بیعت کرلیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے بے شک اللہ عزوجل کی ذات غفور ورحیم ہے“۔

حدیثِ رسول ﷺ میں پناہ گزینوں کی حفاظت کی ترغیب دی گئی ہے:

”عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ الْفِتْيَانِيِّ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ، لَمَشَيْتُ فِيمَا بَيْنَ رَأْسِ الْمُخْتَارِ وَجَسَدِهِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ، فَقَتَلَهُ، فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لِوَاءَ غَدْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“[6]۔

ترجمہ:”رفاعہ بن شداد فتیانیؒ بیان کرتے ہیں اگر وہ حدیث نہ ہوتی جو میں نے عمرو بن حمیق خزاعیؓ سے سنی تو میں مختار کے سر و جسم کے درمیان چلتا (قتل کردیتا)۔ میں نے سنا عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کو جان کی پناہ دے کر قتل کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کی پشت پر دھوکے باز کا جھنڈا لگایا جائے گا“۔

انیسوی صدی میں خصوصاً پہلی جنگ عظیم جو 1914ء سے 1918ء تک جاری رہی[7]۔ اسی طرح دوسری جنگ عظیم 1939ء سے شروع ہوئی اور 1945ء میں ختم ہوئی۔ ان میں کثیر تعداد میں جانی ومالی نقصانات کیساتھ لاکھوں لوگ دربدر ہوئے۔ دسمبر 1950ء میں ایسی عظیم جنگوں میں انسانیت کی تذلیل کے سدباب اور انسانی تحفظ کو لاحق خدشات کے سبب عالمی ادارہ، اقوام متحدہ کے اعلیٰ کمشنر برائے مہاجرین (UNHCR) بنایا گیا تاکہ لوگوں کو جانی ومالی تحفظ دیا جائے۔

یہ ادارہ پناہ گزینوں کے حوالہ سے اقوام متحدہ کا ایسا عالمی ادارہ ہے جو عالمی سطح پر حقوق انسانی کے لیے کوشاں ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف مہاجرین کے فلاح وتحفظ اور امداد کا کام سرانجام دیتا ہے بلکہ عالمی سطح پر دنیا کے کسی بھی خطے میں پناہ گزین کی دوبارہ آبادکاری کا بھی ذمہ دار ہے۔[8]

پناہ گزین کا معنی ومفہوم:

پناہ گزین اردو زبان کا لفظ اور دو لفظوں سے مرکب ہے جس کے معانی ”پناہ یا کسی کے ہاں حفاظت طلب کرنے والا“۔ صاحبِ فیروز اللغات نے پناہ گزین میں سے لفظ ”پناہ“ کے مختلف معانی بیان کرتے ہوئے لکھا: عافیت

وحفاظت، نگرانی، حمایت، سہارا، امداد۔ اسی طرح "پناہ گاہ" کے معانی امن کا مقام، عافیت کی جگہ ماٰمن، ملجا، اور "پناہ گیر" کے معانی بطور صفت کے استعمال ہوئے[9]۔

فارسی لغت میں لفظ گزین کا مستعمل صاحب لغاتِ کِشوری نے یوں بیان کیا۔ گزین صیغہ امر گزیدن فارسی مصدر ہے جس کا مطلب پسند کرنا، منتخب کرنا کے معنی میں شمار کیا جاتا ہے[10]۔

پناہ گزین دو لفظوں کا مرکب ہے جس سے مراد ایسا شخص ہے جو اپنے ساتھ ہونے والی کسی زیادتی، پریشانی، عذاب، آفت یا کسی خوف کی وجہ سے اپنا وطن یا علاقہ چھوڑ کر کسی دیگر ملک یا علاقہ میں محفوظ پناہ لینے پر مجبور ہو گیا ہو اس کو پناہ گزین کہا جاتا ہے۔ جدید اردو لغت میں پناہ گزین سے مراد "جائے پناہ، بچاو کی جگہ، ماٰمن، ملجا، (مجازاً) وہ خندق یا کھائی جو ہوائی حملے سے بچاؤ کے لیے بنائی جائے۔ لفظ پناہ گزین کا سب سے پہلے استعمال 1945 میں ہوا جب ہسپانیہ کی بعض لڑکیاں پناہ گزین ہوئیں[11]۔

پناہ گزین کو عربی زبان میں لاجئ اور ملتجی کہا جاتا اور "وَجع يَوجَع وَجعاً" کا معنی ہے پناہ گزین ہونا۔

صاحب تاج العروس بیان کرتے ہیں۔

> "لَجَأَ إِلَيه أَي الشيءِ أَو المكانِ كَمَنَعَ لُجَأُ لَجأً ولُجُوءًا ومَلْجَأً أَمْرَهُ إِلى اللَّهِ ،وَفِي حَدِيث كَعبٍ: من دَخل فِي ديوَان المُسلمينَ ثمَّ تَلَجَّأَ مِنهم فقدْ خَرَج مِن قُبَّةِ الإِسلام يُقَال لَجَأْتُ إِلى فلانٍ، وَعنهُ والتجأْتُ وتَلَجَّأْتُ إِذا استَنَدْتَ إِليه واعْتَضَدْتَ بِهِ أَو عَدَلْتَ عَنهُ إِلى غَيره، كأَنه إِشارةٌ إِلى الخُروجِ والانفرادِ من المُسلمين"[12]۔
>
> مفہوم:۔ لَجَأَ إِلَيه أَي الشيءِ اس نے اس کا سہارا ڈھونڈا یعنی چیز یا مکان اور (یہ باب میں) منع کی طرح ہے لُجَأُ لَجأً ولُجُوءًا ومَلْجَأً اسکا معنی ہے اس نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا۔ حضرت کعبؓ کی حدیث میں ہے "جو مسلمانوں کی فہرست میں داخل ہوا پھر ان سے منہ موڑ لیا تو وہ اسلامی گروہ سے خارج ہو گیا۔" "لَجَأْتُ إِلى فلانٍ، وَعنهُ والتجأْتُ وتَلَجَّأْتُ" اس وقت کہا جائے گا جب تو اپنی نسبت اس کی طرف اور اسکا دستِ راس بنے یا اس سے عدول کر کے کسی اور طرف متوجہ ہو۔ گویا کہ مسلمانوں سے منہ پھیر کر نکلنے اور الگ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

اس کی نظیر قرآن مقدس سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ"[13]۔ ترجمہ: "اگر یہ لوگ کوئی پناہ کی جگہ یا غار یا سر چھپانے کی جگہ پالیں تو یہ تیزی سے دوڑتے ہوئے وہاں جا چھپیں"۔

انگریزی زبان میں پناہ گزین کو Refugee کہا جاتا ہے جس کے معانی اردو میں کسی کو پناہ دینے کے آتے ہیں۔ پناہ گزین انگریزی لفظ ''Refugee'' سے مشتق ہے۔ جسے سب سے پہلے 1685ء میں استعمال کیا گیا۔ انگریزی زبان میں پناہ گزین کا معنی ومفہوم اس طرح ذکر کیا گیا۔

‘‘Someone who has been forced to leave a country because of war or for religious or political reasons’’.[14]

’’پناہ گزین سے مراد ایسا شخص جسے سیاسی و مذہبی یا جنگی وجوہات کے باعث جان کا خطرہ ہونے کے پیش نظر اپنا ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا ہو‘‘۔

پناہ گزین کا مفہوم اور ہجرت کا مفہوم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے معانی میں سے ایک معنی میں شمار کیا گیا ہے لیکن اسلامی تناظر میں ’’ہجرت‘‘ سے مراد خاص کر دین اسلام کی سربلندی واللہ عزوجل کی رضا مقصود ہوتی ہے۔

صاحب تاج العروس بیان فرماتے ہیں:

’’والهُجْرَة،بِالْكَسْرِ والضم:الخروجُ من أرضٍ إِلَى أُخْرَى،وَقد هاجَر.قَالَ الأَزْهَرِيّ وأصلُ المُهاجَرَة عِنْد الْعَرَب: خُرُوج البَدَوِيّ من بادِيَته إِلَى المُدُن‘‘[15]۔

ترجمہ: ہجرت کا مفہوم اصل میں عرب کے ہاں کسی گاؤں والے کا شہر کی طرف ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف نکلنا ہجرت کے مفہوم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

پناہ گزین کا مفہوم قرآنِ مقدس کے تناظر میں:

پناہ گزین کا ذکر صراحتاً قرآن مقدس میں موجود نہیں لیکن اس لفظ کے مترادفات کا مفہوم کثیر جگہ پایا جاتا ہے جس سے پناہ گزین کے معانی و مفہوم کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ جیسے استجار، مستامن ، مہاجر ، ابن السبیل[16]۔

استجار / مستجیر

قرآنِ مقدس میں پناہ گزین کے مفہوم کے مترادف لفظ ’’استجار‘‘ استعمال ہوا ہے جس کے معنی پناہ طلب کرنے کے ہیں۔ قرآن مقدس میں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم کیا کہ اگر کوئی غیر مسلم شخص آپ ﷺ سے دین سمجھنے کی خاطر پناہ طلب کرے تو آپ ﷺ اس کو پناہ دے دیں۔

اللہ عزوجل کافرمان’’وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ‘‘[17]۔

ترجمہ:’’اگر مشرکین میں سے کوئی آپ ﷺ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیں کہ بیشک وہ ایسے لوگ ہیں جو علم نہیں رکھتے‘‘۔

کتبِ حدیث میں لفظ استجارہ ’’جہنم سے پناہ طلب کرنے‘‘ کے معنی میں بھی استعمال ہوا۔’’عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ:اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ‘‘[18]۔

ترجمہ: "حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے رسول ﷺ نے فرمایا: "جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے، تو جنت کہتی ہے: اے اللہ عزوجل اس کو جنت میں داخل فرما اور جو جہنم کے عذاب سے تین مرتبہ پناہ طلب کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو جہنم کی آگ سے پناہ دے دیتا ہے"۔

قرآنِ مقدس وحدیثِ رسول ﷺ سے ثابت ہوتا ہے کہ استجار کا معنی ومفہوم کسی سے پناہ طلب کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، وہ جہنم کی آگ ہو یا معاشرتی حالات کے پیش نظر۔ قرآن پاک کی آیتِ مقدسہ میں مشرکین کو موقع فراہم کیا جا رہا ہے کہ اگر وہ کسی وجہ سے مسلمانوں کے ہاں پناہ گزین ہونا چاہیں تو حکم ہے کہ انھیں پناہ دے دینی چاہیے کیونکہ ایسے ہی انہیں قرآن مجید سننے، دینی احکام سمجھنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اخلاق وکردار دیکھنے کا موقع ملے گا۔ قریب ہے بندہ مومن کی صحبتِ دینی سے مطمئن ہو کر معرفت خداوندی ودینِ اسلام کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔ اور اگر وہ بدنصیب (غیر مسلم) پھر بھی ایمان نہ لائیں تو ان پر دینِ اسلام کی تعلیم پوری طرح اتمام حجت بن جائے گی۔

پناہ گزینی کی عملی مثال رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے یوں ملتی ہیں۔

"أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ،تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ،فَقَالَ: «مَنْ هَذِهِ» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ» ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ،رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ، فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ"[19]۔

ترجمہ: "حضرت ابو نضرؓ بیان کرتے ہیں انہوں نے ام ہانیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس فتح مکہ کے سال گئی۔ آپ رسول اللہ ﷺ غسل فرما رہے تھے جبکہ ان کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہؓ ان کے لیے پردہ کا اہتمام کیے ہوئے تھیں۔ میں نے آپ کو سلام کیا آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔ آپ نے خوش آمدید کہا۔ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے آپ نے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ نے ایک ہی کپڑے کو اپنے ارد گرد لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے کہا! اے اللہ عزوجل کے رسول ﷺ میرا ماں جایا بھائی کہتا ہے کہ اس نے فلاں کا فر ھبیرہ کو قتل کرنا ہے جبکہ میں نے اسے پناہ دے دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ام ہانیؓ جس کو تو نے پناہ دی، ہم بھی اس کو پناہ دیتے ہیں"۔

عملِ رسول ﷺ سے ثابت ہوا کہ کوئی شخص دینِ اسلام کے طلب کرنے پر "پناہ گزینی" طلب کرے تو حالات وواقعات اور ملکی معاملات کو دیکھتے ہوئے پناہ ملنی چاہیے۔

ابن السبیل

پناہ گزین کے مترادف دوسرا لفظ "ابن السبیل" استعمال ہوا ہے جس کا مفہوم صاحب تاج العروس بیان فرماتے ہیں "هوَ المُسافِرُ البَعِيد عَن مَنْزِلِهِ"[20]۔ ترجمہ: مسافر وہ شخص ہے جو اپنی منزل سے دور ہو۔

قرآنِ مقدس میں ابن السبیل خصوصاً (زکوۃ کے مصارف) کو سورہ توبہ یوں بیان کیا گیا۔

"انَّمَاالصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَالۡعٰمِلِيۡنَ عَلَيۡهَا وَالۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوۡبُهُمۡ وَفِى الرِّقَابِ وَالۡغٰرِمِيۡنَ وَفِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِ فَرِيۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ"[21]۔

ترجمہ:"بیشک صدقات صرف فقراء اور مساکین کے لئے اور ان کارکنوں کے لئے ہیں جو صدقات پر متعین ہیں اور ان لوگوں کے لئے جن کی دلجوئی کرنا منظور ہو اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرضہ میں اور اللہ کے راستہ میں و مسافروں کے لئے ہیں۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے"۔

حدیثِ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے ابن السبیل کے حوالہ سے یوں ارشاد فرمایا: ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے بھی صدقہ واجبہ کا مال عطا کیا جائے۔"فَقَالَ: أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ، فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ"[22]۔

ترجمہ:"صدقہ سے مجھے بھی کچھ دیجئے تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ صدقات کے بارے میں اللہ عزوجل نے نہ نبی ﷺ کو اور نہ کسی اور اختیار دیا ہے، بلکہ ان کیلئے تمام مصارف خود ہی متعین فرمادیئے اور ان مصارف کو آٹھ حصوں پر تقسیم فرما دیا۔ سو اگر تم ان آٹھ قسموں میں سے کسی میں آتے ہو تو تمہیں بھی تمہارا حق دے دیا جائے گا"۔ دوسرے مقام پر فرمانِ رسول ﷺ یوں ذکر کیا گیا: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ، أَوْ جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ"[23]۔

ترجمہ:"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! غنی شخص کے لیے صدقہ جائز نہیں سوائے جو اللہ کی راہ میں نکلا ہو یا ابن السبیل (مسافر) ہو یا کسی پڑوسی فقیر پر صدقہ کیا جائے"۔

ابن السبیل سے مراد ایسا شخص جس کو مالی معاونت اور ضروریاتِ زندگی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی چیز پناہ گزین میں مشترک ہے۔ جیسے پناہ گزین کو جانی و مالی حالات کے مطابق پناہ اور دیگر ضروریاتِ زندگی کی طلب ہوتی ہے۔ اسی طرح ابن السبیل کو بھی ضروریات کی طلب ہوتی ہیں کیونکہ اس کا نفع اپنی ذات میں معدوم ہے۔ ایسے ہی ابن السبیل اور پناہ گزین کے درمیان جو چیز مشترک ہے وہ اپنے اصلی وطن سے معدوم ہو کر زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہونا ہے۔

ہجرت/مہاجر

پناہ گزین کے مترادف الفاظ سے تیسرا لفظ "مہاجر" ہے جو کہ ایک جگہ سے دوسری طرف ہجرت کرنے کے معانی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اہلِ لغت کے نزدیک ہجرت کا مفہوم یوں ذکر کیا گیا۔"والهُجْرَة، بِالْكَسْرِ والضمّ الخروجُ من أرضٍ إِلَى أُخْرَىٰ،وَقدهاجَر.قَالَ الأَزْهَرِيّ:وأَصلُ المهاجَرَة عِنْد الْعَرَب: خُرُوج البَدَوِيّ من بادِيَته إِلَى

المُدُن "[24]۔ ترجمہ: ہجرت کا مفہوم اصل میں عرب کے ہاں کسی گاؤں والے کا اپنے گاؤں سے شہر کی طرف نکلنا یا ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف نکلنا ہے۔

جب دینِ اسلام پر عمل میں مسلمانوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے ہجرت کی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:۔"لِلْفُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه، اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ"[25]۔

ترجمہ:"حاجت مند مہاجروں کا حق ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور (جبراً) اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے۔ وہ اللہ کے فضل اور رضامندی کے طالب ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے ہیں۔ یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں۔"

ہجرت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہیں جو شخص اپنے دین کی وجہ سے ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں ہجرت کر گیا خواہ وہ ایک بالشت کے فاصلے پر گیا ہو وہ جنت کا مستحق ہو گا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کا جنت میں رفیق ہو گا[26]۔

اسی بات کی وضاحت تفسیر مظہری میں بیان کی گئی:۔

> "اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْامن دیارھم "مکہ کے کافروں نے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا تھا اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا تھا۔ حضرت قتادہؓ نے فرمایا: یہ وہ مہاجر تھے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں گھر بار، مال و متاع اور کنبہ، قبیلہ کو چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے تھے اور راہِ اسلام میں ان کو کتنی ہی مشکلیں برداشت کرنا پڑیں مگر انہوں نے اسلام کو اختیار کیا[27]۔

ہجرت و پناہ گزینی میں جو چیز مشترک ہے وہ حالات کے پیشِ نظر ایک جگہ سے دوسری جگہ نکلنا ہے، وہ دینی سلسلہ میں ہو یا معاشی و معاشرتی لحاظ سے۔

مستامن / امن

پناہ گزین کے مترادف الفاظ میں چوتھا لفظ "مستامن / امن" ہے جس کے معانی امن دینے کے ہیں خواہ وہ دینی لحاظ سے ہو یا سیاسی لحاظ سے اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان:"وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭوَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْد"[28]۔

ترجمہ:۔"یاد کرو جب ہم نے اس گھر کعبہ کو لوگوں کے لئے مرجع و امان بنایا اور ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنایا اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف کرنے و اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے"۔

فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرم بنایا جس دن سے اس نے آسمان ،زمین، سورج،اور چاند کو پیدا فرمایا۔اس میں مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کے لیے جنگ حلال نہیں ہے میرے لیے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال کیا گیا تھا۔یہ قیامت تک اللہ کی حرمت کی وجہ سے حرام ہے۔نہ اس کا کانٹا توڑا جائے گا،نہ درخت کاٹا جائے،نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے گا"[29]۔

اسکی وضاحت تفسیر درِ منثور میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

> اللہ عز وجل نے فرمایا"وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (ترجمہ:اور جو شخص اس میں داخل ہو گا امن والا ہو گا)"۔حضرت ابراہیمؑ (بانی کعبہ) کے وقت سے ہی کعبہ شریف کی حرمت ذہنوں میں چلی آرہی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ آپس میں لڑتے رہتے تھے۔لیکن مکہ مکرمہ کے رہنے والوں پر کوئی قبیلہ حملہ آور نہیں ہوتا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایالوگوں نے مکہ کو حرم نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرم بنایاہے اوراس کی حرمت قیامت کے دن تک باقی رہے گی ہے[30]۔

پناہ گزین اس انداز میں پناہ لیتاہے کہ حرم کعبہ میں داخل ہو گیا تو اس کی پناہ گزینی حکومتِ وقت پر ہو گی اور وہ اس بات کو بہتر طریقہ سے اپنے ملکی قوانین کے مطابق دیکھے گا۔کیونکہ حرم مکہ امن کی جگہ قرار دے دی گئی اس لیے اس میں قتل و قتال اور جنگ وجدل جائز نہیں ہے۔

پناہ گزین کے مترادف الفاظ کا خلاصہ

پناہ گزینی کے مفہوم کو واضح کرنے سے یہ معلوم ہوا جو پناہ گزین کے مترادفات الفاظ ہیں ان کے اندر وہی مفہوم پایا جاتاہے جو ایک حقیقی پناہ گزین کے میں موجود ہوتا ہے۔جیسے " استجارہ، ہجرت ، سبیل ، مستامن "کیونکہ ان الفاظِ مترادفات میں معانی ایک جگہ سے دوسرے جگہ نکل جانا خواہ دین اسلام کی سربلندی یا کسی جانی ومالی نقصان اور روزگار کے مسائل وغیرہ کے لئے ہو اور یہی چیزیں پناہ گزین کے مفہوم سے وابستہ ہیں اور یہی مفہوم ایک حقیقی پناہ گزین سے مقصود ہوتا ہے۔

پناہ گزینی کی وجوہات

پناہ گزینی کی کئی وجوہات ہیں جنکی وضاحت مندرجہ ذیل میں کی جارہی ہے:

۱۔ دار الحرب سے دارالاسلام کی طرف منتقل ہونا۔

۲۔ دین کی تحقیر کے سبب پناہ گزینی کرنا۔

۳۔ رزقِ حلال کی تلاش کے سبب پناہ گزینی کرنا۔

۴۔ ملکی نمائندہ کا سفیر کی صورت میں پناہ گزین ہونا۔

۵۔ جسمانی اذیت کے باعث پناہ گزینی اختیار کرنا۔

دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف پناہ گزینی کرنا:۔

جن صورتوں میں بندہ" پناہ گزینی "کرتا ہے ان میں سے پہلی وجہ دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا ہے جو مخصوص حالات میں بندہ مومن پر لازم کی گئی۔ جب کسی ملک میں جنگ وجدل کا بازار گرم ہو اور ملک میں حالات اس قدر خستہ ہو جائیں کہ بندہ کے لئے دینِ اسلام کی تعلیم پر زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے تو اس وقت بندہ ہجرت کرنے اور پناہ گزینی اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے صحابہ کرام نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی اس کے بعد بھی مختلف ادوار و زمانوں میں ہجرت کے واقعات پیش آتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے

"وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"[31]۔

ترجمہ: "جو کوئی وطن چھوڑے اللہ کی راہ میں پائے گا اس کے مقابلہ میں جگہ بہت اور کشائش۔ اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف، پھر آ پکڑے اس کو موت، تو مقرر ہو چکا اس کا ثواب اللہ کے ہاں۔ اور اللہ عزوجل بخشنے والا ہے"۔

حدیثِ مبارکہ میں ہجرت کا مفہوم یوں بیان کیا گیا:

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ،وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ"[32]۔

ترجمہ: "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہی ہے بلاشبہ ہر انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس نے ہجرت کی اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی طرف تو واقعی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہے۔ جس نے ہجرت کی دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف شمار ہو گی جس کا اس نے قصد کیا"۔

مفتی محمد شفیع اپنی تفسیر "معارف القرآن" میں بیان کرتے ہیں:۔

"اچھے ٹھکانے کی تفسیر مجاہد نے رزق حلال سے اور حسن بصری نے عمدہ مکان سے اور بعض دوسرے مفسرین نے مخالفین پر غلبہ اور عزت و شرف سے بیان کی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے عراقی وطن کو چھوڑ کر شام کی طرف ہجرت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ سب چیزیں ان کو نصیب فرمائیں۔ حضرت موسیٰؑ اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل نے اللہ عزوجل کے لئے اپنے وطنِ مصر کو چھوڑا تو اللہ عزوجل نے

اس سے بہتر وطن ملکِ شام عطا فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرامؓ نے اللہ عزوجل ورسول ﷺ کے لئے مکہ کو چھوڑا تو مکہ سے بہترین ٹھکانا مدینہ میں نصیب ہوا"[33]۔

دین کے مذاق/تحقیر کے سبب پناہ گزینی کرنا

پناہ گزینی کا دوسرا بڑا سبب دین اسلام کی تحقیر اور مذاق اڑایا جارہا ہو اور انسان کے پاس اس قدر طاقت نہ ہو کہ ان کا مقابلہ کرسکے تو اس صورت میں پناہ گزینی کر لینی چاہیے۔ لوگ اللہ عزوجل اور اس کی آیاتِ مقدسہ کا تمسخر اڑا رہے ہوں اور حالات اس قدر نازک ہو جائیں کہ وہاں رہنا بندہ مومن کے لیے مشکل ہو جائے تو ان سے کنارہ کشی کر لینی چاہیے۔

اللہ عزوجل قرآنِ مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:۔"وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ"[34]۔

ترجمہ:"جب کسی محفل میں لوگ اللہ اور اس کی آیات کا تمسخر اڑا رہے ہوں تو ان سے کنارہ کشی کر لو اور جب وہ کسی دوسرے موضوع پر گفتگو کرنے لگیں تو پھر تم ان کے پاس جاسکتے ہو"۔ یعنی کسی محفل میں گفتگو شروع ہوئی اور کچھ دیر تک تمہیں احساس نہیں ہوا کہ یہ لوگ کس موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں لیکن جونہی احساس ہو جائے کہ ان کی گفتگو اور انداز گفتگو قابلِ اعتراض ہے تو احتجاج کرتے ہوئے فوراً وہاں سے دور ہو جاؤ۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان"انابر یٔ من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین لا تتراه ناراهما"[35]۔ ترجمہ:"میں ہر اس مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہے، تاکہ ان دونوں کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہ آئے۔"

لہذا ایسے حالات میں بندہ مومن کو "پناہ گزینی" اختیار کرنی چاہیے اور یہی چیز پناہ گزین اور مہاجر کے درمیان مشترک ہے کہ جب کسی ملک میں حالات ناگزیر ہو جائیں تو بندہ کسی دوسے مقام پر پناہ گزین ہو جائے۔

ذریعہ معاش میں بہتری کے سبب پناہ گزینی کرنا

جب کسی مقام پر حرام کا غلبہ ہو اور رزق حلال میں مشکلات کا سامنا ہو تو مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مسکن سے نقل مکانی کر کے ایسی جگہ پناہ گزینی اختیار کرلے، جہاں اس کے لیے رزق حلال اور کھانے پینے کے معاملات میں آسانی ممکن ہو کیونکہ خوراک انسان کی طبعی ضرورت اور زندگی کا لازمی جزو ہے۔ اسلام کا امتیاز ہے کہ اپنے ماننے والوں کو رزقِ حلال کمانے اور کھانے کا حکم کرتا ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہیں

" وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْم"[36]۔

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کرنے والے کفار سے تعلقات توڑتے ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہتے ہوئے مہاجروں کی ہر قسم کی امداد کرتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں پکے اور سچے مومن ہیں۔ ان کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور انھیں بہترین رزق سے نوازا جائے گا"۔

تفسیر مظہری میں اس طرح وضاحت کی گئی ہے:۔

"قالوا الم تکن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها"۔ فرشتے ان سے کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ ہجرت کر کے تم وہاں چلے جاتے یعنی جب وہ مرد اپنے ضعف کا عذر پیش کرتے ہیں تو فرشتے ان کی تکذیب اور تذلیل کے لئے کہتے ہیں کہ کیا خدا کا ملک وسیع نہ تھا۔ ان کو چاہیے تھا جہاں اسلام کے اظہار، کافروں کی مخالفت اور اعلاء کلمہ دین کی روک ٹوک نہ تھی جیسے مکہ چھوڑ کر حبشہ اور مدینہ کو جانے والوں نے کیا ایسے ہی یہ لوگ ہجرت کرتے [37]۔

رزقِ حلال کی تلاش کرنے والا اور پناہ تلاش کرنے والا اس کے درمیان جو چیز مشترک ہے وہ حالات کی تنگی سے نبرد آزما ہونے کے لئے کسی دوسری جگہ پناہ طلب کرنا ہوتا ہے۔ امید بر حق ہے اس کی پناہ گزینی رزق کے سلسلہ میں نفع مند ثابت ہو۔

جسمانی اذیت کے باعث پناہ گزینی اختیار کرنا

بندہ مومن پناہ گزینی اس حال میں بھی کر سکتا ہے جب کوئی شخص دینِ اسلام کی خدمت کر رہا ہو اور لوگ اس کی بات سننے اور سمجھنے کی بجائے اس کی جان کے دشمن بن جائے اور قریب ہے کہ اس شخص کو قتل کر دیں۔ تبلیغ کرنے والا ایسا شخص ہو کہ اس کے اندر کوئی شرعی عذر بھی نہ ہو کہ جس کے سبب اس کو تکلیف اور سزا کا مستحق ٹھہرایا جائے تو اس حال میں تبلیغ کرنے والے افراد کے لیے ہجرت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ قرآن مقدس اس واقعہ کی طرف یوں اشارہ کرتا ہے۔

"وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ" [38]۔ مفہوم: "ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری راہنمائی فرمائے گا جہاں میں سکون و اطمینان کے ساتھ اس کی عبادت و بندگی کر سکوں"۔

اللہ عزوجل پناہ گزینی کا فیصلہ انبیاء کرام کی ذوات کو اس وقت دیتا جب اس وطن کے کفار لوگ انبیاء کی جان کے دشمن ہو جاتے اور پیغمبر و رسل کا سلامتی کے ساتھ اپنے وطن میں نہ رہنے کا مصمم ارادہ کرتے۔

علامہ غلام رسول سعیدیؒ اسی حوالہ سے ذکر فرماتے ہے:۔

"مصر میں جب عوام الناس حضرت موسیٰؑ کی جان کے دشمن اور قتل کرنے کی تدبیریں کرنے لگیں تو حضرت موسیٰؑ مصر سے مدین کی طرف ہجرت کر گئے۔ جب حضرت عیسیٰؑ کے دشمن ان کو قتل کرنے لگے تو انہوں نے آسمانوں کی طرف ہجرت کی۔ ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کو جب قتل کرنے کی سازش کی گئی تو آپ ﷺ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اسی قاعدہ کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کی

کفار سے دشمنی جب ان کو جلانے کی سازش کی صورت میں ظاہر ہوئی تو آپؑ کو عراق سے شام کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا"[39]۔

لہٰذا اسی طرح جب بندہ مومن سمجھتا ہے کہ قرب وجوار کے حالات ناساز گار ہیں تو اس کو دوسری جگہ پناہ گزینی اختیار کر لینی چاہیے ممکن ہے اس کے لیے پناہ گزینی کرنا حالات کے ماحول میں بہتر ثابت ہو۔

سفیر کا پناہ گزین ہونا

پناہ گزینوں کی صورتوں میں سے ایک صورت ملکی وسیاسی معاملات کے سبب ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفیر بھیجنا ہوتا ہے تاکہ ملکی وسیاسی شناخت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کو بہتر کیا جائے۔ پناہ گزینوں کی طرح سفیروں کی بھی وہی حقوق وفرائض ہوتے ہیں جب وہ کسی ملک کے ملکی سفیر ہونے کے سبب پناہ لے لیتے ہیں۔

اسی موضوع کی وضاحت تفسیر ابن کثیرؒ میں ایسے بیان کی گئی:۔

نبی رحمت ﷺ ان لوگوں کو جو دین سمجھنے اور اللہ کی طرف سے لائے ہوئے پیغام کو سننے کے لئے آتے انہیں امن دے دیا کرتے تھے۔ حدیبیہ والے سال بھی قریش کے جتنے قاصد آپ ﷺ کے پاس آئے، یہاں انہیں کوئی خوف وخطرہ نہ تھا۔ عروہ بن مسعودؓ، مکرز بن حفصؓ، سہیل بن عمروؓ وغیرہ جو اس وقت دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے، یکے بعد دیگرے آتے رہے۔ یہاں آکر انہیں وہ شان نظر آئی جو قیصر وکسریٰ کے دربار میں بھی نہ تھی۔ الغرض دار الحرب سے جو قاصد آئے یا تاجر یا صلح کا طالب یا جزیہ لے کر حاضر ہوئے جب تک وہ دار الاسلام میں رہے یا اپنے وطن امن کیساتھ نہ پہنچ جائے، اسے قتل کرنا حرام ہے[40]۔

نبی کریم ﷺ کی زندگی میں جتنے بھی پناہ گزین، تاجر، سفیر اور قاصد "پناہ گزینی" کے لئے آئے آپ ﷺ نے دین کی سربلندی اور معرفت خداوندی کے لئے نہ صرف انہیں پناہ دی بلکہ انہیں تحفظ بھی فراہم کیا۔

یو این ایچ سی آر کا کردار اور پناہ گزینوں کے مسائل

یو این ایچ سی آر اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے جو پناہ گزینوں کی حفاظت کے حوالہ سے کام کرتا ہے، جس کا مقصد انسانیت کے جان ومال کا تحفظ ہے۔ یو این ایچ سی آر دنیا بھر میں لاکھوں پناہ گزینوں کی زندگی بچانے اور ان کی بحالی کے لیے کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ یو این ایچ سی آر کے اہم کردار درج ذیل ہیں:

1. تحفظ فراہم کرنا

-جنگ، ظلم، نسل پرستی یا سیاسی وجوہات سے فرار ہونے والے افراد کو قانونی تحفظ دینا۔

-پناہ دینے والے ممالک میں ان کے حقوق کا دفاع کرنا۔

2. پناہ گزینوں کی رجسٹریشن اور دستاویزات

-شناختی کاغذات جاری کرنا۔

-ان کی قانونی حیثیت کو تسلیم کروانا۔

3. بنیادی ضروریات کی فراہمی

-خوراک، رہائش، طبی امداد اور تعلیم کا بندوبست کرنا۔

4. رضاکارانہ وطن واپسی، انضمام یا دوبارہ آبادکاری

-اگر ممکن ہو تو مہاجرین کی وطن واپسی۔

-میزبان ملک میں انضمام یا کسی تیسرے ملک میں آبادکاری کی سہولت فراہم کرنا۔

5. عالمی سطح پر شعور اجاگر کرنا

-پناہ گزینوں کے مسائل پر دنیا بھر میں آگاہی مہم چلانا۔

-حکومتوں کو بہتر پالیسیاں بنانے پر آمادہ کرنا۔

6. ایمرجنسی رسپانس

-اچانک بحران (جیسے افغانستان، شام یا میانمار) کے وقت فوری امدادی کارروائیاں۔

- پناہ گزینوں کی حفاظت کے لئے بین الاقوامی کنونشنوں کے انعقاد کو فروغ دینے، حکومتوں کے ساتھ خصوصی معاہدوں کے ذریعے پناہ گزینوں کی صورت حال کو بہتر بنانے، انکے تحفظ کو یقینی بنانے اور انکی تعداد کو کم کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جارہے ہیں، تاہم اقوام متحدہ کا یہ ذیلی ادارہ ممکنہ مقاصد کی تکمیل میں عملی طور پر ناکام رہا ہے۔

- اس ادارہ کے پاس کثیر تعداد میں ممالک شامل ہونے اور فنڈنگ ملنے کے باوجود پناہ گزینوں کے تحفظ کو یقینی نہیں بنا سکا۔ یہ ادارہ صرف اپنے بنائے ہوئے محدود قوانین اور اصولوں کی حد تک کام کرتا نظر آتا ہے جبکہ دین اسلام نے جو انسانی حقوق کا تحفظ فراہم کیا وہ ازلی اور ابدی ہے۔
- ادارہ کو چاہیے کہ اپنے بنائے گئے قوانین اور اصولوں کو عالمی انسانی حقوق کے وسیع تناظر میں دیکھ کر مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے۔
- پناہ گزینوں کے مسائل کے عمیق مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اس کو عالمی سطح پر پیش کرنا چاہیے تاکہ موجودہ صورتِ حال میں جو پناہ گزینوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کو کم کیا جائے۔
- پناہ گزین کے خاندان سے ملاقات کے معاملات کو آسان بنانا چاہیے۔ پناہ گزین کے خاندان کے ساتھ ایسا سلوک اختیار کرنا جس سے ان کے معاملات وملاقات کے ذریعہ سے ہمدردی کو بڑھا کر قلبی سکون کا سامان پیدا کیا جائے۔ اس حوالہ سے تنظیم (UNHCR) نے کام نہیں کیا۔
- پناہ گزینوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اس مسئلہ کو مختلف ممالک کے درمیان ہم آہنگی کی صورت میں پیش کرنا چاہیے تاکہ موجودہ صورتِ حال میں جو پناہ گزینوں کے بڑھتے ہوئے مسائل کو کم کیا جائے۔[41]

تجاویز وسفارشات

- پناہ گزینوں کے مسئلہ سے متعلقہ مزید تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مختلف ممالک کے پناہ گزینوں کے مسائل کو دین اسلام سے وابسطہ احکامات سے حل کیا جاسکے۔
- پناہ گزینوں کے مسائل کے حوالہ سے مختلف سیمینار کا انعقاد ہونا چاہیے، تاکہ پناہ گزینوں کے مسائل سے لوگ آشنا ہو سکیں۔
- عالمی ادارہ (UNHCR) کا انسانی تحفظ دیکھا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ایسے کوئی اصول وضع نہیں کیے گئے جس کے سبب تحفظ انسانی ممکن بنایا جاسکے۔ تاریخ کے تناظر میں روہنگیا اور شام و افغانستان اور دیگر لوگوں کا جو قتل عام ہوا اس دردناک واقعات پر کسی قسم کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ حالانکہ ایسے پناہ گزینوں کے ساتھ ہونے والے واقعات پر اصول وضوابط اور کمیٹیاں بنا کر ایسے معاملات کا جائزہ لیکر عالمی ادارہ (UNHCR) کو واضح طور پر تحفظ انسانی کے حوالہ سے کام کرنا چاہیے تھا اور انسانیت کا قتل عام کرنے والوں کو سخت سے سخت سزا دینے کے حوالے سے قانون سازی کرنا چاہیے اور انکی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے۔

پناہ گزین کی جائیداد کے مسائل کا حل:۔

اگر ایک پناہ گزین جب دوسرے علاقہ میں پناہ طلب کرتے تو ان کی جائیداد کا حصہ کہاں اور کون لے جاتا کوئی خبر نہیں، اور ملک اور شہر سے دربدر ہونے کے بعد حکومتی سطح پر کوئی معاون نہیں بنتا۔ ملکی اور عالمی سطح پر پناہ گزین کے تحفظ کو

مستحکم کرنا ضروری ہے حالانکہ ایسے پناہ گزینوں کے ساتھ ایے معاملات کا جائزہ لیکر عالمی ادارہ UNHCR کو ایسے معاملات میں واضح پالیسی بنانی چاہیے جن سے مال وجائیداد کی حفاظت ممکن بنایا جاسکے۔

پناہ گزین کے جان ومال کے تحفظ کے لیے بہتر اقدامات کرنا:۔

جہاں دینِ اسلام اور ہجرتِ مدینہ کی روشنی میں نسل انسانی کا تحفظ لازم کیا گیا۔ ایسے ہی پناہ گزینوں کے تحفظ نسل انسانی کے معاملات کا جائزہ لیکر عالمی ادارہ UNHCR کو ایسے اصول کی پاسداری کراونی چاہیے جہاں پناہ گزینوں کے حسب و نسب کی بقا ہوسکے اور عورتوں کو تحفظ جسمانی میسر آسکے۔

تعلیم کی فراہمی اور مختلف ممالک کے قوانین سے وابستگی کرانا:۔

اسی سلسلہ میں تعلیم کا مناسب انتظام کیا جاتا ہے تاکہ عام شہریوں کی طرح پناہ گزین بھی تعلیم حاصل کرکے ریاست کا ذمہ دار شہری بن سکے۔ جب پناہ گزین کس ملک سے پناہ طلب کریں تو ہر ملک کے مذہبی و ملکی اصول و قواعد سے روشناس کروایا جائے۔ جہاں دینِ اسلام تعلیم کا حق مسلمانوں اور غیر وں مسلموں کو دیتا۔ ایسے ہی پناہ گزینوں کے حقوق تعلیم کے بارے مین جائزہ لیکر عالمی ادارہ (UNHCR) کو ایسے اصول وضع کرنا چاہیے جہاں پناہ گزینوں کے حقوقِ تعلیم کی پاسداری ممکن ہوسکے۔ اور جہاں پناہ گزین رہتے ہیں ان ممالک سے روابط کرکے ایسے اقدام کروائے جائے جس کے سبب وہ اپنی زبان وثقافت کیساتھ علم کی روشنی سے مالامال ہوسکیں۔

ایسے علوم جس سے کسی قسم کو اختلاف نہیں ان کو عام کیا جائے "اخلاق، ریاضیات، حساب، زراعت، ہیت اور طب وغیرہ علوم سے روشناس کروایا جائے۔

پناہ گزین کے لیے انصاف کی فراہمی کے انتظام:۔

پناہ گزین کے لیے الگ سے عدالتیں قائم کی جائے یا ملکی سطح پر قانون سازی کرکے ان کے مقدمات کو جلد نمٹایا جائے۔ تجارتی لین دین میں پناہ گزین کو اجازت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ لہذا جہاں دین اسلام عدل وانصاف کی تاکید کرتا ہے وہاں پر پناہ گزین کا حق بنتا ہے کہ انکو عدل وانصاف فراہم کیا جائے۔

بنیادی ضروریات کی طرف توجہ:۔

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے مطابق دنیا بھر میں جبری بے گھر کیے جانے والوں کی تعداد 70 ملین سے زیادہ ہوگئی ہے جو ایسے لوگوں کی اب تک سب سے بڑی تعداد ہے۔ پناہ گزینی کا عرصہ چونکہ متعین نہیں ہوتا اور کسی ریاست یا علاقے میں امن قائم ہونے تک پناہ لینا مجبوری ہوتی ہے۔ لہذا انکے لئے رہائش اور خوراک ہی نہیں بلکہ دیگر معاملات زندگی، مشاغل اور مصروفیات وغیرہ ضروری تصور کی جاتی ہیں تاکہ ساز گار ماحول میسر ہوسکے اور پناہ گزینی کے عرصہ کو بروئے کار لاکر بہتر زندگی کی کوشش کی جائے۔ شام سے افغانستان اور جنوبی سوڈان تک یہ صورتحال نمایاں ہے مالی سال 2018ء میں ہم نے انسانی امداد کی مد میں 8 بلین ڈالر سے زیادہ فنڈ دیے جس میں لاتعداد مہاجرین کی مدد کے لیے عطا کیے جانے والے مالی وسائل بھی شامل ہونے کے باوجود ان کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہورہی۔

پناہ گزین کے حوالہ سے مختلف ممالک سے تعلقات قائم کرنا:۔

مہاجرین یا پناہ گزین کا عالمی دن 20جون ورلڈ ریفیو جی ڈے منایا جاتا ہے۔اس دن کی معرفت عام لوگوں تک بھی ہونی چاہیے۔ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں 4کروڑ37لاکھ لوگ تارکین وطن کی زندگی گزارنے پر بے بس ہیں جبکہ مزید 2کروڑ75لاکھ عوام اپنے ہی ملکوں میں بے سروسامانی و پریشانی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

پرامن واپسی کے لیے اقدام کرنا:۔

پناہ گزین جب ایک ملک میں پناہ لیتے ہیں تو اس کے بعد واپسی کے معاملات بہت مشکل ہو جاتے ہے۔ایسا کیا سبب ہے کہ تعداد گئے دن بڑھتی جا رہی ہے۔اس بڑھتے ہوئے مسائل کی طرف توجہ پہلے سے ہی کرنی چاہیے کہ ان مسائل کیا ہے اور واپسی کے کیا اقدامات کرنے ہونگے۔

پناہ گزین کے لیے مذہبی مساوات قائم کرنا:۔

پناہ گزین کے مذہبی معاملات میں تحفظ کو یقینی بنایا جائے یا کم از کم مذہبی شدت کو کم کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہیے۔کچھ دن قبل نیوزی لینڈ کا واقعہ تاریخ کا سیاہ دن واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔اور پناہ گزین کے خاندان کو بھی تحفظ فراہم کرنا چاہیے ۔اگر پناہ گزین کے خاندان والے لوگ بھی جانی ومالی تحفظ سے ہمکنار نہیں تو ان کے تحفظ کے لیے کوشش کرنا اور اور ان کے معاملات سے آگاہی رکھی جائے۔اس حوالہ سے الگ سے تنظیم سازی ہونی چاہیے۔

پناہ گزین کے مسائل کو تعصب سے دور ہو کر حل کرنا:۔

لہذا عالمی ادارہ UNHCR کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیے کہ مذہبی معاملات سے الگ ہو کر کم از کم انسانیت کے مقام و مرتبہ کے پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا کلیدی کردار پیش کرنا چاہیے۔پناہ گزین کے لیے صاحبِ ثروت ممالک اور عوام الناس سے روابط کے ذریعہ اس فلاحی تنظیم میں بہتری لانی چاہیے۔

افغان مہاجرین ومیانمار ودیگر مہاجرین کے مسائل:۔

پناہ گزین کے مسائل میں سے ایک مسئلہ افغانستان کی عوام الناس کو درپیش ہے جن کو مستقلاً رہائش کے مسائل عرصہ دراز گزرنے کے باوجود حکومتِ پاکستان کے لیے عجوبہ بنا ہوا ہے اور افغانی پناہ گزین طرح طرح کی مشکلات سے گئے دن دوچار ہو رہے اس کی طرف خصوصاً پاکستان کی توجہ ہونی چاہیے۔

پناہ گزینوں کے لیے امدادی کیمپ:۔

پناہ گزین کے مسائل کو حل کرنے اور لوگوں کی توجہ مبذول کروانے کے لیے عالمی ذیلی ادارہ کو مختلف ممالک میں جا کر یا ممالک سے تعاون کر کے امدادی کیمپ کا انعقاد کرنا چاہیے تاکہ پناہ گزینوں کے مسائل زیادہ سے زیادہ کم ہوں۔

حاصل البحث

عصر حاضر میں مسلم ممالک روہنگیا، برما، شام اور پاکستان میں افغان مہاجرین کو آبادی کاری و معاشی مسائل کا سامنا ہے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک اور خصوصاً افغان مہاجرین کے مسائل کو دین اسلام اور اقوام متحدہ کے ذیلی ادارہ یو ایچ سی آر کے اصول و ضوابط کے تناظر میں حل کیا جائے۔ عالمی ادارہ (اقوام متحدہ کے اعلیٰ کمشنر برائے مہاجرین) جس مقصد کے لیے بنایا گیا اس اس کی تعریف قابل رشک ہے 2013ء کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں 511.2 ملین لوگ مجبوراً بے گھر ہو گئے۔ یو این ایچ سی آر سے متعلقہ کل آبادی 42.9 ملین افراد کا اندازہ لگایا گیا ہے جو بکھر گئے۔ پناہ گزینوں میں سے 23.9 ملین لوگوں کو محفوظ پناہ گاہ مہیا کی گئی۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے مطابق دنیا بھر میں جبری بے گھر کیے جانے والوں کی تعداد 70 ملین سے زیادہ ہو گئی ہے جو ایسے لوگوں کی اب تک سب سے بڑی تعداد ہے۔ پناہ گزینی کا عرصہ چونکہ متعین نہیں ہوتا اور کسی ریاست یا علاقے میں امن قائم ہونے تک پناہ لینا مجبوری ہوتی ہے۔ لہٰذا انکے لئے رہائش و خوراک ہی نہیں بلکہ دیگر معمولاتِ زندگی کے مشاغل و مصروفیات ضروری تصور کی جاتی ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں 4 کروڑ 37 لاکھ لوگ تارکین وطن کی زندگی گزارنے پر بے بس ہیں جبکہ مزید 2 کروڑ 75 لاکھ عوام اپنے ہی ملکوں میں بے سروسامانی و پریشانی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے پناہ گزینوں کے حقوق و فرائض کا تعین کیا جائے اور عالمی سطح پر ان کے تحفظ کا اہتمام کیا جائے۔ پناہ گزینی کے حوالہ سے ایسی جامع قانون سازی کی جائے تاکہ پناہ گزینی کے مسائل کو کم سے کم کیا جا سکے۔

حوالہ جات

[1] سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الکبیر (مصر: مکتبہ ابن تیمیہ، ۱۹۹۴ء)، ۱۸/۱۲۔

Sulaiman bin Ahmad al-Tabarani, *al-Muʿjam al-Kabir* (Egypt: Maktabat Ibn Taymiyyah, 1994), 18/12".

[2] محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی ﷺ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز: لاہور، ۱۴۱۵ھ)، ۱/۱۹۲۔

Muhammad Karam Shah al-Azhari, *Zia-un-Nabi* (Zia-ul-Quran Publications: Lahore, 1415 AH), 1/192.

[3] الحجرات ۴۹:۱۳۔

Al-Hujurat 13:49.

[4] التوبہ ۹:۶۔

Al-Tawbah 9:6.

[5] الممتحنہ ۶:۱۲۔

Al-Mumtahinah 6:12.

[6]ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، السنن ابن ماجہ (مصر: دار احیاء الکتب العربیہ، ۱۹۸۵ء)، ۲/ ۸۷۲، رقم الحدیث: ۲۶۸۸۔

Abu Abdullah Muhammad bin Yazid al-Qazwini, *Sunan Ibn Majah* (Egypt: Dar Ihya al-Kutub al-Arabiyyah, 1985), Hadith No. 2688.

[7]https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%BE%DB%81%D9%84%DB%8C_%D8%AC%D9%86%DA%AF_%D8%B9%D8%B8%DB%8C%D9%85

[8] https://www.unhcr.org/about-unhcr

[9]محمد بن یعقوب فیروز الدین، فیروز اللغات (لاہور: فیروز سنز، ۲۰۱۰ء)، ۲۰۳۔

Muhammad bin Yaqub Firozuddin, *Feroz-ul-Lughat* (Lahore: Feroz sons, 2010), 203.

[10] تصدق حسین، لغات کشوری (کراچی: میر محمد کتب خانہ، ۱۹۹۸ء)، ۴۰۰۔

Tasaduq Hussain, Lughat-e-Kishwari (Karachi: Mir Muhammad Kutub Khana, 1998), 400.

[11] http:udb.gov.pk/result_details.php.word=71347

[12]محمد بن محمد عبد الرزاق الزبیدی الحسینی، تاج العروس من جواہر القاموس (بیروت: دار الھدایہ، ۱۹۸۴ء)، ۱/ ۴۱۹۔

Muhammad bin Muhammad Abdul Razzaq al-Zubaidi al-Husayni, Taj al-ʻArus min Jawahir al-Qamus (Beirut: Dar al-Hidayah, 1984), 1/419.

[13]التوبہ ۹: ۵۷۔

Al-Tawbah 9:57.

[14]https://www.merriam-webster.com/-dictionary January 22,2020.

[15]الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، ۱۴/ ۳۹۷۔

Al-Zubaidi, *Taj al-ʻArus min Jawahir al-Qamus*, 14/397.

[16]احمد بن احمد بن علی المقصودی، مفاہیم اللجوء السیاسی فی الاسلام، (السعودیہ: مکتبۃ الریاض، ۱۴۳۶ھ)، ۳۔

Ahmad bin Ahmad bin Ali al-Maqsudi, *Mafahim al-Luju' al-Siyasi fi al-Islam* (Saudi Arabia: Maktabat al-Riyadh, 1436 AH), 3.

[17]التوبہ: ۹: ۱۲۵۔

Al-Tawbah 9:125.

[18]ماجہ، السنن ابن ماجہ، (بیروت: دار احیاء الکتب العربیہ، ۱۹۰۵ء)، ۲/ ۱۴۵۳، باب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث: ۴۳۴۰۔

Ibn Mājah, *Sunan Ibn Majah* (Beirut: Dar Ihya al-Kutub al-ʻArabiyyah, 1905), 2/1453, Bab Sifat al-Jannah, Hadith No. 4340.

[19]محمد بن اسماعیل البخاری، جامع الصحیح، (مصر: مطبعۃ الامیریہ، ۱۲۸۶ھ)، ۴/ ۱۰۰، کتاب الصلوۃ فی الثوب الواحد، رقم الحدیث: ۳۱۷۱۔

Muhammad bin Ismail al-Bukhari, *Jami' al-Sahih* (Egypt: Matba'at al-Amiriyyah, 1286 AH), 4/100, Book: Kitāb al-Ṣalāh fī al-Thawb al-Wāḥid, Hadith No. 3171.

[20] الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، ۲۹/۱۶۱، باب س ب ل۔

Al-Zubaidi, *Taj al-'Arus min Jawahir al-Qamus*, 29/161, Bāb: sīn lām bā.

[21] التوبہ ۹:۶۰۔

Al-Tawbah 9:60.

[22] ابو داود سلیمان بن الاشعث، السنن ابی داود، (بیروت: مکتبۃ العصریہ، ۱۹۸۵ء)، ۲/۱۱۷، رقم الحدیث: ۱۶۳۰، باب من یعطی من الصدقۃ۔

Abu Dawud Sulaiman bin Ash'ath, *Sunan Abi Dawud* (Beirut: Maktabah al-Asriyyah, 1985), 2/117, Hadith No. 1630, Bāb: Man yuʿṭī min al-ṣadaqah.

[23] ابو داود، ۲/۱۱۹، رقم الحدیث: ۱۶۳۷، باب من یجوز لہ اخذ الصدقۃ۔

Abu Dawud Sulaiman bin Ash'ath, *Sunan Abi Dawud , 2/119, Hadith No. 1637, Bāb: man yajūzu lahu akhdh al-ṣadaqah.

[24] الزبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، ۱۴/۳۹۷، باب الھجرۃ

.MigrationAl-Zubaidi, *Taj al-'Arus min Jawahir al-Qamus*, 14/397, Chapter: al-Hijrah

[25] الحشر ۵۹:۸

Al-Hashr 59:8.

[26] علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، (کراچی: فرید بک سٹال، ۲۰۰۴ء)، ۹/۱۰۷

Allama Ghulam Rasool Saeedi, *Tafsir Tibyan al-Qur'an* (Karachi: Fareed Book Stall, 2004), 9/107

[27] قاضی ثناءاللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، مترجم: ملک محمد بوستان، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۲ء)، ۱/۲۴۳۔

Qadi Sanaullah Panipati, *Tafsir Mazhari*, translated by Malik Muhammad Bostan (Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 2002), 1/243.

[28] البقرہ ۲:۱۲۵۔

Al-Baqarah 2:125.

[29] ابن ماجہ، السنن ابن ماجہ، ۳/۵۲۲، رقم الحدیث: ۷۳۷، کتاب مناسک الحج۔

Ibn Majah, *Sunan Ibn Majah*, 3/522, Hadith No. 737, Book of the Rites of Hajj.

[30] جلال الدین عبد الرحمن السیوطی، تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (بیروت: دار الفکر، ۱۹۸۷ء)، ۱/۳۰۷۔

Jalāl al-Dīn ʿAbd al-Raḥmān al-Suyūṭī, *Tafsir al-Durr al-Manthur fi al-Tafsir bil-Ma'thur* (Beirut: Dar al-Fikr, 1987), 1/307.

[31] النساء ۴:۱۰۰۔

Al-Nisā 4:100.

[32] بخاری، الصحیح البخاری، ۱/۶، رقم الحدیث: ۱، کتاب الایمان، باب بدء الوحی۔

Bukhari, *Al-Sahih al-Bukhari*, 1/6, Hadith No. 1, Kitāb al-Īmān, Bāb: Bad'u al-Waḥy.

[33] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، (کراچی: ادارہ معارف القرآن، ۲۰۰۸ء)، ۲/۵۲۸۔

Mufti Muhammad Shafi, Ma'ariful Qur'an (Karachi: Idara Ma'arif-al-Qur'an, 2008), 2/528.

[34] الانعام ۶:۶۸۔

Al-An'ām 6:68.

[35] ابو عیسیٰ محمد بن سورہ ترمذی، السنن ترمذی، ۲/۱۵۵، رقم الحدیث: ۱۶۰۴، باب ماجاء فی کراھیۃ المقام بین اظہر المشرکین۔

Abū 'Īsá Muḥammad ibn Saūrah al-Tirmidhī , Sunan al-Tirmidhi,2/155, Hadith No.1604, Bāb: Mā jā'a fī karāhiyyat al-qiyām bayna aẓhar al-mushrikīn .

[36] التوبہ ۹:۷۴۔

Al-Tawbah 9:74.

[37] قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری، ۲/۴۶۸۔

Qadi Sanaullah Panipati, *Tafsir al-Mazhari*, 2/468.

[38] الصافات ۳۷:۹۹۔

al-Ṣāffāt 37:99.

[39] غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، ۹/۹۰۹

Ghulam Rasool Saeedi, *Tafsir Tibyan al-Qur'an*, 9/909.

[40] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴/۱۰۰

Ibn Kathir, *Tafsir al-Qur'an al-Azim*, 4/100.

[41] http://www.unhcr.org/what-we-do/protect-humanrights/protection?utm_source=chatgpt.com
http://emergency.unhcr.org/protection/legal-framework/unhcr%E2%80%99s-mandate-refugees-and-stateless-persons-and-its-role-idp-situations?utm_source=chatgpt.com